

کرونا وائرس کی وباء: علامات، احتیاطی تدابیر اور روک تھام، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

The Corona virus Pandemic: Symptoms, Precautions and Preventions in the Light of Teaching of Islam

*محمد سلیمان ناصر¹

پی ایچ ڈی اسکالر

ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز اینڈ عربک

گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان

ای میل: msuln2222@gmail.com موبائل نمبر: 03459082224

**ڈاکٹر محمد رمیز خان

کانسلٹنٹ، (CIMMYT-INT)

ای میل: rameezmarwat2014@yahoo.com

کرونا وائرس کی وباء: علامات، احتیاطی تدابیر اور روک تھام، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

The Corona virus Pandemic: Symptoms, Precautions and Preventions in the Light of Teaching of Islam

Abstract

Corona viruses (CoV) belong to the genus Corona virus in the Corona viridae. Recombination rates of CoVs are very high because of constantly developing transcription errors and RNA Dependent RNA Polymerase jumps. With its high mutation rate, CoVs are zoonotic pathogens that are present in humans and various animals with a wide range of clinical features from asymptomatic course to requirement of hospitalization in the intensive care unit; causing infections in respiratory, gastrointestinal, hepatic and neurologic systems. At first, an unknown pneumonia case was detected on December 12, 2019. Chinese authorities announced on January 7, 2020 that a new type of Corona virus (novel Corona virus, nCoV) was isolated. This virus was named as 2019-nCoV by WHO on January 12 and COVID-19 on 11 February 2020. WHO has declared COVID-19 as pandemic, as it has been reported worldwide. Symptoms of this pneumonia include dry cough with high fever and difficulty in breathing. It is considered to be the most contagious when people are most symptomatic. In general, there are few or no treatment options for viral diseases. Today there is no vaccine or effective treatment to prevent COVID-19 infection; however there are some precautions to be taken to overcome the pandemic. These steps include; frequently cleaning of hands with soap or alcohol-based sanitizer, covering nose and mouth when coughing or sneezing, keeping distance from persons with cold and flu symptoms, proper cooking of meat and animal products. Islam is a complete code of life and it strongly emphasis on the precautions and cleanliness. In the Holy Quran Allah says, “Allah loves the pure”. Cleanliness is next to Godliness and in Hadith it is declared

¹ Corresponding author

cleanliness as half of faith. Likewise Islam also stress on precautions to avoid the disease.

Key words: COVID-19, Pandemic, Pneumonia, Contagious, Islamic Teaching

تعارف:

دنیا کے تقریباً تمام ممالک اس وقت کورونا وائرس کے زد میں آچکے ہیں۔ کورونا وائرس غیر متوقع طور پر بغیر کسی تخصیص کے تمام لوگوں کو لپیٹ میں لیتے ہوئے دنیا میں پھیل گیا ہے۔ یہ وبادنیا کے مختلف ممالک میں تیزی سے ایک انسان سے دوسرے انسان تک پھیل رہی ہے اور چین سے لیکر امریکہ تک متاثرہ افراد کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ چین نے تو اس وبا پر تقریباً قابو پا لیا ہے لیکن دوسرے ملکوں میں اب یہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس لئے 30 جنوری 2020ء کو عالمی ادارہ صحت نے عالمی ایمرجنسی کے اعلان بعد کورونا وائرس کو "پینڈیمک" یعنی عالمی وبا قرار دے دیا ہے۔ عالمی وبا کی صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ایک وائرس نیا ہو اور وہ ایک انسان سے دوسرے انسان میں باآسانی منتقل ہو جاتا ہو۔ 2003ء میں سارس وائرس سے 26 ممالک متاثر ہونے کے باوجود ڈبلیو ایچ او نے اسے پینڈیمک قرار نہیں دیا تھا۔ 2009ء میں سوائن فلو کو پینڈیمک قرار دینے کے بعد غیر ضروری خوف و ہراس دیکھنے میں آیا اور اب وہی صورت حال بنی ہوئی ہے۔

کورونا وائرس 1960ء میں پہلی بار متعارف ہوا۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے حکام کے مطابق کورونا وائرس کی بہت سی اقسام ہیں اب تک 13 اقسام دریافت ہوچکی ہیں جن میں سے 7 اقسام ایسی ہیں جو جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوسکتی ہیں اور انسانوں کے لیے جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔ کورونا وائرس دودھ دینے والے جانوروں اور پرندوں سے انسانوں میں منتقل ہوتا ہے۔ یہ انفلوآنزا کی ایک قسم ہے جو ناک کے ذریعے پھیپھڑوں میں منتقل ہوتا ہے۔ (WHO, 2020)

عام طور پر کورونا وائرس کا حملہ خطرناک نہیں ہوتا ہے البتہ (SARS-CoV) اور (MERS-CoV) کے وبا کے سلسلے میں یہ انتہائی خطرناک تھا (Ksiazektg et al., 2003) اور اس نے شدید سانس لینے والا سنڈروم کورونا وائرس (SARS-CoV) اور مشرق وسطیٰ سانس سنڈروم کورونا وائرس (MERS-CoV) نے پچھلی دو دہائیوں میں دس ہزار سے زیادہ مجموعی واقعات پیدا کیے ہیں (de Groot et al., 2013)، جن میں اموات کی شرح (SARS-CoV) کے لئے 10% (WHO, 2020) اور (MERS-CoV) میں 37% تھی (WHO, 2003) ان میں سے سب سے نیا دریافت شدہ کورونا وائرس جو بیماری پیدا کرتا ہے وہ کووڈ 19 ہے۔ یہ وائرس جسے 2019 ناول کورونا یا این کوو کا نام دیا گیا ہے، کے بارے میں سب سے پہلے عالمی ادارہ صحت نے 31 دسمبر کو بتایا تھا۔ اس نئے وائرس کے جنیاتی کوڈ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ رسپائریٹری سنڈروم (سارس) سے ملتا جتا ہے۔ (WHO, 2020)

کورونا وائرس کیا ہے؟

لفظ وائرس کا اصل مطلب لاطینی زبان میں "زہریلا" کے ہوتے ہیں۔ وائرس ایک چھوٹا سا متعدی ایجنٹ ہوتا ہے جو صرف کسی حیاتیات کے زندہ خلیوں کے اندر ہی نقل کرتا ہے۔ یہ جانوروں اور پودوں سے لے کر مائیکروجنزموں تک، جس میں بیگٹیریا اور آراکیہ شامل ہیں، زندگی کی تمام اقسام کو متاثر کرسکتے ہیں۔ وائرس زمین کے تقریباً ہر ماحولیاتی نظام میں پائے جاتے ہیں۔ وائرس کے مطالعے کو مائیکروبیولوجی کی ذیلی خصوصیات وائریولوجی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کورونا وائرس ایک نیا وائرس ہے جسے سارس کورونا وائرس-2 کا نام دیا گیا ہے اور اس سے بننے والی بیماری کو COVID-19 کا نام دیا گیا۔ جس کا چین میں 2019 کے آخر میں پتہ چلا (Sansa, 2020) کورونا وائرس ایک بڑی فیملی ہے جو جانوروں اور انسانوں کو متاثر کرتی ہے۔ جب اسے خریدیں کے ذریعے دیکھا گیا تو نیم گول وائرس کے کناروں پر ایسے ابھار نظر آئے جو عموماً تاج (کراؤن) جیسی شکل بناتے ہیں چونکہ لاطینی زبان میں تاج کو کورونا کہا جاتا ہے۔ اسی بنا پر انہیں کورونا وائرس کا نام دیا گیا ہے۔ انسانوں میں کورونا وائرس سانس کی انفیکشن پیدا کرتے ہیں کورونا وائرس پردے میں بند غیر منقسم آراین اے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا تعلق جراثیموں کی ایک نسل (Corona viridae) کا حصہ قرار دیا جاتا ہے جو کہ عام طور پر انسانوں اور جانوروں میں پایا جاتا ہے۔ (Richman, 2016)

کورونا وائرسز میں آر این اے کی ایک لڑی ہوتی ہے اور وہ اس وقت تک اپنی تعداد نہیں بڑھاسکتے جب تک زندہ خلیات میں داخل ہوکر اس کے افعال پر کنٹرول حاصل نہیں کرلیتے، اس کے نوکدار حصہ ہی خلیات میں داخل ہونے

میں مدد دیتا ہے یہ وائرس دیگر خلیات کو متاثر کرتا ہے اور یہی سلسلہ آگے بڑھتا رہتا ہے۔ عموماً اس طرح کے وائرسز جانوروں میں پایا جاتا ہے جن میں مویشی، پالتو جانور، جنگلی حیات جیسے چمگادڑ میں پایا جاتا ہے اور جب یہ انسانوں میں منتقل ہوتا ہے تو بخار، سانس کے نظام کے امراض اور پھیپھڑوں میں ورم کا باعث بنتا ہے۔ ایسے افراد جن کا مدافعتی نظام کمزور ہوتا ہے یعنی بزرگ اور پہلے سے مختلف امراض میں مبتلا مریض اس کے زیادہ شکار بنتے ہیں۔

کرونا وائرس کے پھیلاؤ کے ذرائع؟

چینی سائنس دانوں نے جینیاتی تحقیق کے بعد دعویٰ کیا تھا کہ پہلی مرتبہ کرونا وائرس کی کوئی نئی قسم سانپ سے پھیلی ہے جنہیں ووہان کے بازار میں زندہ چمگادڑوں کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ چین میں سانپ، حشرات اور چمگادڑوں کے سوپ اور کھانے عام ہیں۔ دیگر ممالک کے ماہرین کا خیال ہے کہ پہلے کی طرح یہ وائرس بھی ایسے جانوروں سے پھیلا ہے جو چینی بازاروں میں پھل اور سبزیوں کے پاس ہی زندہ فروخت کیے جاتے ہیں اور سارس بھی ایسے ہی پھیلا تھا۔ ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں لگا یا جا سکا ہے کہ یہ مہلک کورونا وائرس جانوروں سے انسانوں میں کیسے پہنچا بعض سائنسدان چمگادڑوں کو اس وائرس کے پھیلاؤ کا ذریعہ قرار دیتے ہیں کیونکہ چمگادڑیں لمبی پرواز کرتی ہیں اور ہر براعظم میں موجود ہوتی ہیں یہ خود تو زیادہ بیمار نہیں ہوتیں لیکن دور تک اور بڑے پیمانے پر وائرس پھیلانے میں ماہر ہیں۔

یونیورسٹی کالج آف لندن کی پروفیسر کیٹ جونز کے مطابق ایسی شہادتیں موجود ہیں کہ چمگادڑیں طویل اور تھکا دینے والی اڑان کی عادی ہو چکی ہیں اور ڈی این اے کو پہنچنے والے نقصان کو خود ٹھیک کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے وہ اپنے جسم میں موجود کئی طرح کے وائرس کا بوجھ برداشت کر لیتی ہیں لیکن ابھی تک یہ ایک خیال ہے۔ (Ji et al., 2020)

یونیورسٹی آف نوٹنگھم کے پروفیسر جوناتھن بال کا کہنا ہے کہ چمگادڑوں کے طرز زندگی کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں وائرس پنپتے ہیں اور چونکہ وہ دودھ پلانے والے جانور ہیں اس لیے وہ براہ راست یا بلاواسطہ طور پر یہ وائرس انسانوں میں بھی منتقل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا ابھی تک پتا نہیں لگایا جاسکا ہے کہ یہ وائرس کس جانور کے ذریعے انسانوں میں منتقل ہوا۔ چونکہ چین میں پینگو لین اور دیگر جنگلی حیات مثلاً جن میں کئی طرح کی چمگادڑیں بھی شامل ہیں اکثر گیلے بازاروں میں فروخت کی جاتی ہیں (ایسے بازار جہاں زندہ جانوروں کو پانی میں رکھا جاتا ہے) جس سے ایک سے دوسرے جانور میں وائرس پھیلنے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ تو ایسے بازاروں میں ہی جانوروں اور انسانوں میں وائرس پھیلنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ ان بازاروں میں بھیڑیے کے بچے، سنہری ٹڈے، بچھو، چوہے، گلہری، لومڑی، سیبہ، بچو، کچھوا اور مگر مچھ اور اونٹ، ریچھ، کتے اور دیگر جانوروں کا گوشت فروخت کیا جاتا ہے۔ چین کے صوبے ووہان میں ایسے بہت سے بازار ہیں جہاں زندہ اور ذبح شدہ جانوروں کو فروخت کیا جاتا ہے۔ لہذا ماہرین کا کہنا ہے کہ حالیہ برسوں میں ہمیں جن وائرسز کا پتہ چلا ہے وہ سب جنگلی حیات سے انسانوں میں منتقل ہوئے تھے چاہے وہ ایبولا ہو یا سارس اور اب کورونا وائرس۔

طبی جریدے جنرل آف میڈیکل وائریولوجی میں شائع ایک رپورٹ میں چین کے محققین نے عندیہ دیا تھا کہ سانپ، 2019 ناول کورونا وائرس کے پھیلاؤ کا باعث بننے والا ممکنہ جاندار ہے، اس مقصد کے لیے انہوں نے وائرس کے جینیاتی کوڈ کا تجزیہ کرنے کے بعد اس کا موازنہ 2 اقسام کے سانپوں میں چینی کوبرا اور کراپت سے کیا گیا۔ محققین کے مطابق سانپوں کا جینیاتی کوڈ اور اس وائرس میں بہت زیادہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ (Ji et al., 2020) مگر اس تحقیق کے فوری بعد 2 دیگر تحقیقی رپورٹس میں اس دعویٰ کو مسترد کرتے ہوئے کہا گیا کہ اس وائرس کو پھیلانے والا جاندار چمگادڑ ہے۔ چین کے ہی سائنسدانوں کے ایک گروپ نے کہا ہے کہ انہوں نے وائرس کے جینیاتی کوڈ کا موازنہ پہلے کے سارس کورونا وائرس اور چمگادڑ کے دیگر کورونا وائرسز سے کیا اور انہوں نے ان میں جینیاتی مماثلت کو دریافت کیا۔ یہ وائرس اپنے جینز کے 80 فیصد حصے کو ماضی کے سارس وائرس اور چمگادڑوں میں پائے جانے والے کورونا وائرسز کے 96 فیصد حصے سے شیئر کرتا ہے، سب سے اہم بات یہ تھی کہ تحقیق میں ثابت کیا گیا کہ یہ وائرس خلیات پر بالکل اسی طرح داخل اور کنٹرول کر سکتا ہے جیسا سارس کرتا ہے۔ (Zhou et al., 2020)

بعض سائنسدانوں نے چمگادڑ کی ایک قسم گوانو چمگادڑ کی کھاد سے کورونا وائرس پھیلنے کا شبہ ظاہر کیا ہے۔ تھائی لینڈ کے ایک گاؤں میں لوگ گوانو چمگادڑ کو جمع کرتے ہیں اور اس چمگادڑ کو یہاں کے کسان غذائیت سے بھرپور کھاد میں استعمال کرنے کے لیے طلب کرتے ہیں۔ سائنسدانوں نے یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ جان لیوا کورونا وائرس کی وجہ یہ کھاد ہو۔ متعدد سائنسدانوں کا ماننا ہے کہ یہ وائرس چمگادڑوں سے انسانوں میں پھیلا ہے جبکہ چمگادڑ جمع کرنے والے گاؤں کے رہائشیوں کا کہنا ہے انہیں اتنے عرصے میں کبھی بھی صحت سے متعلق مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

بینیوسٹا یونیورسٹی کے Infectious ڈیزیز ریسرچ اینڈ پالیسی کے مطابق چین میں ہیلتھ ورکرز اس وائرس سے متاثر ہوئے ہیں۔ سارس کی وبا پھیلنے کے دوران یہ نمایاں نقطہ ثابت ہوا تھا کیونکہ ہیلتھ ورکرز ایک سے دوسرے ملک جاتے ہوئے اس بیماری کو پھیلاتے رہے ہیں۔ چینی انتظامیہ نے طبی عملے میں وائرس کی تصدیق کرتے ہوئے عندیہ دیا تھا کہ یہ ایک سے دوسرے انسان میں منتقل ہوا ہے اور سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ سب سے بڑا خدشہ ہسپتالوں میں وبا کا پھیلنا ہو سکتا ہے جو سارس اور مرس کورونا وائرسز میں بھی دیکھا گیا تھا لہذا اس حوالے سے اقدامات کی ضرورت ہے۔ (Ji et al., 2020)

چینی حکومت نے یہ عندیہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ وائرس علامات کے نمودار ہونے سے قبل ہی ایک سے دوسرے انسان میں منتقل ہو سکتا ہے کیونکہ مرض ظاہر ہونے سے پہلے کی علامات ایک سے 14 دن تک ظاہر نہیں ہوتیں اور اس وقت تک مریض خود کو صحت مند سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ (Ji et al., 2020)

کورونا وائرس کی بنیادی حیاتیاتی معلومات کے بارے میں ابھی تک مستند معلومات نہیں ملی ہیں کہ کونسا جانور انسانوں میں اس کی منتقلی کا باعث بنا، فی الحال سانپ اور چمگادڑوں کو ہی اس کا سبب سمجھا جا رہا ہے۔ دوسرے لوگوں سے جنہیں یہ وائرس لاحق ہے ان کے منہ اور ناک سے نکلنے والے ذرات سے جو ان کے آس پاس کی چیزوں پر جمع ہو جاتے ہیں، دوسرے افراد کو منتقل ہوتے ہیں۔ کئی لوگوں کو بیماری کی ابتدائی سٹیج میں معمولی علامات ہو سکتی ہیں۔ اس سے وائرس کا پھیلنا ممکن ہے۔ اب بھی زیادہ تر جان دار مثلاً خنزیر اور مرغیاں ہی اس سے متاثر ہونے دیکھے گئی ہیں لیکن یہ وائرس اپنی شکل بدل کر انسانوں کو بھی متاثر کرتا رہا ہے۔ چونکہ انسان غیر ارادی طور پر اپنے جسم کو چھوتے ہیں جس میں منہ، ناک اور آنکھوں کو ہاتھ لگانا شامل ہے اور متواتر چھونے کی عادت خطرناک ہے۔ یہی عادت کورونا وائرس (کووڈ 19) کی وبا کے پھیلنے کا سبب بن رہی ہے۔ لہذا کسی بھی مشترکہ کراکری اور کھانے کے برتنوں کو استعمال کے بعد اچھی طرح صاف کرنا چاہئے، اور ہاتھ روم اور مشترکہ استعمال کی سطحوں کو بھی اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔ البتہ آپ پھر بھی کسی متاثرہ شخص سے وائرس پکڑ سکتے ہیں اگر وہ سطحوں کو آلودہ کرتے ہیں، جیسے کپڑے تبدیل کرنے کی جگہ یا عمارت کے دروازوں کے ہینڈلز وغیرہ۔ اگر کوئی وائرس سے متاثرہ شخص وہاں موجود ہو تو وہ قریبی رابطے میں آنے کے صورت میں کھانسی اور چھینک کے ذریعہ بھی وائرس دوسروں میں منتقل کر سکتا ہے۔

جو ممالک اس وائرس سے متاثر ہیں وہاں سے آنے والے مسافروں یا مشتبہ مریضوں سے میل جول رکھنے والے افراد میں اس وائرس کی منتقلی کا خطرہ بڑھ جانے کے زیادہ امکانات موجود ہوتے ہیں۔ صحت مند افراد جب کرونا وائرس کے مریض سے ہاتھ ملاتے ہیں یا گلے ملتے ہیں تو یہ وائرس ہاتھ اور سانس کے ذریعے انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ وائرس انتہائی سرعت کے ساتھ ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہو جاتا ہے۔ لہذا اس وائرس میں مبتلا مریضوں کا علاج کرنے والے طبی عملے کو بھی انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کرنا پڑتے ہیں۔

کورونا وائرس کتنا متعدی ہے؟

یہ بات طے شدہ ہے کہ ہر قسم کا وائرس متعدی ہو تا ہے لیکن یہ کتنا متعدی ہے اس کے لئے عام طور پر بنیادی ری پروڈکشن نمبر کے لیے ایک اعشاری نظام (آر او ویلیو) کی مدد لی جاتی ہے، یعنی اس ویلیو سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مرض کے شکار فرد آگے کتنے لوگوں کو بیمار کر سکتا ہے۔ خسارے کا آر او نمبر 12 سے 18 ہے جبکہ 2002 اور 2003 میں سارس کی وبا کو آر او 3 نمبر دیا گیا، مختلف تحقیقی رپورٹس میں 2019 ناول کورونا وائرس کے لیے 1.4 سے 3.8 ویلیو (Jonathan et al., 2020) دی گئی ہے اور یہ فی الحال ابتدائی تخمینہ ہے۔ لیکن جس تیزی سے پھیل رہا ہے اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اس کی آر او ویلیو بڑھ سکتی ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے وبائی امراض کے ماہر (Eric Feigl Ding) نے 20 جنوری 2020ء کو اپنے ایک ٹوئٹ میں اسے 3.8 ویلیو دی تھی۔ سائنسدان ابھی اس مرض اور اس کے پھیلاؤ کو سمجھنے کے ابتدائی مراحل سے گزر رہے ہیں اور تحقیقی رپورٹس فی الحال معلوماتی ہیں اور انہیں حتمی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ سائنسدان کے خیال میں یہ مرض ایک سے دوسرے انسان میں منتقل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے مگر اب تک اتنی معلومات سامنے نہیں آسکی جن سے تعین ہو سکے کہ نئے کورونا وائرس کی علامات ماضی میں امراض پھیلانے والے کورونا وائرسز سے ہی ملتی جلتی ہیں۔

وائرس جسم پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے:

کورونا وائرس آپ کے جسم پر اس وقت حملہ آور ہوتا ہے جب آپ سانس کے ذریعے اسے اندر لے جاتے ہیں (جب کوئی قریب کھانسی) یا آپ کسی ایسی چیز کو چھونے کے بعد اپنے چہرے کو چھو لیں جس پر وائرس موجود ہو۔ سب سے پہلے یہ وائرس ان خلیوں کو متاثر کرتا ہے جو آپ کے گلے، سانس کی نالی اور پھیپھڑوں میں ہوتے ہیں اور انہیں 'کورونا وائرس کی فیکٹریوں' میں تبدیل کر دیتا ہے جو مزید ایسے مزید وائرس پیدا کرتی ہیں جن سے مزید خلیے متاثر ہوتے ہیں۔ ابتدائی مرحلے میں فرد اس سے بیمار نہیں ہوتا اور اکثر افراد میں اس بیماری کی علامات بھی ظاہر نہیں ہوتیں۔ نگہداشت کے دورانیے میں انفیکشن ہونے اور اس کی علامات ظاہر ہونے کا دورانیہ مختلف ہوتا ہے لیکن یہ اوسطاً پانچ دن ہے۔

کورونا وائرس کی علامات:

کورونا وائرس 2019 ایک نئی بیماری ہے۔ اب تک کی معلومات کے مطابق زیادہ تر مریضوں کے بیماری کے دوران ایک جیسے تاثرات ہوتے ہیں۔ کوویڈ-19 دس میں سے آٹھ افراد کے لیے ایک معمولی انفیکشن ثابت ہوتا ہے۔ کورونا وائرس کی علامات عام فلو کی طرح ہی ہیں۔ بخار، کھانسی، زکام، جسم میں درد، گلے میں خراش سردرد اور سانس لینے میں دشواری کورونا وائرس کی ابتدائی علامات ہو سکتی ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ ایسی تمام علامات رکھنے والا مریض کورونا وائرس کا ہی شکار ہو۔ بخار اور طبیعت میں گرانی جسم میں انفیکشن کے خلاف قوت مدافعت کے رد عمل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ وائرس کو ایک مشکلات پیدا کرنے والے حملہ آور کے طور پر شناخت کرتا ہے اور پورے جسم میں سائٹوکنز نامی کیمیائی مادہ خارج کر کے سنگل بھیجتا ہے کہ کچھ گڑ بڑ ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے جسم میں مدافعتی نظام حرکت میں آجاتا ہے۔ کورونا وائرس میں ابتدائی طور پر خشک کھانسی ہوتی ہے (بلغم نہیں آتا) کچھ لوگوں کو آخر کار بلغم جیسا گاڑھا مواد آنے لگتا ہے جس میں وائرس کی وجہ سے مرنے والے خلیے بھی شامل ہوتے ہیں۔ بعض مریضوں میں سردی لگ جانے اور ناک کا بہنا جیسی علامات بھی پائی گئی ہیں جبکہ ناک کا بہنا اور کھانسی کے ساتھ بلغم کا آنا عمومی علامات نہیں ہیں۔

اگر بیماری شدت اختیار کر جائے تو مریض کو نمونہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر نمونہ بگڑ جائے تو مریض کی موت واقع ہو سکتی ہے لہذا ایسے مریضوں میں وائرس کی تصدیق کے لیے انہیں الگ تھلگ رکھا جاتا ہے۔ کورونا کی ابتدائی علامات کے بعد نمونہ اور پھیپھڑوں میں سوجن پیدا ہوتی ہے اور مریض کے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ کورونا وائرس کی عام علامات آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو اس کا شکار ہوتے ہیں لیکن کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ تقریباً اسی فیصد لوگوں کو کسی میڈیکل توجہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ چھ میں سے ایک مریض کو سنجیدہ علامات ہوتی ہیں اور سانس میں تکلیف ہوتی ہے۔ خاص طور پر زیادہ عمر والے افراد، جنہیں دوسری بیماریاں لاحق ہیں۔ جیسا کہ ہائی بلڈ پریشر، دل کے امراض اور ذیابیطس۔ وہ اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ وائرس کے جسم میں داخل ہونے سے علامات ظاہر ہونے تک کا وقفہ انکوبیشن پیرینڈ کہلاتا ہے۔ اس کا عرصہ ایک سے چودہ روز کے درمیان کا ہے۔ عام طور پر یہ پانچ روز ہے۔ اس وائرس کی افزائش میں، یعنی انفیکشن ہونے سے اور علامات نظر آنے تک محض چند دن لگتے ہیں۔ اسی لیے اگر کوئی شخص اس وائرس سے متاثر ہو تو چند ہی دن میں علامات دکھائی دے جاتی ہیں۔ (Ji et al., 2020)

24 جنوری 2019ء کو طبی جریدے، "دی لارنسٹ" میں کورونا وائرس اور اس پیدا ہونے والی بیماری کے کلینیکل فیچرز پر ایک تجزیہ شائع کیا تھا۔ کہ "اسوائرس کے شکار مریضوں میں بخار، جسمانی درجہ حرارت کا بڑھ جانا، تھکاوٹ یا پٹھوں میں تکلیف، سانس لینے میں دشواری، کھانسی میں بلغم یا خون کا آنا، سردی، ہیضہ، اور خشک کھانسی جیسی علامات شامل ہیں۔ اور جب مرض بڑھتا ہے تو یہ نمونیا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔" (Huang et al., 2020)

عالمی ادارہ صحت کے مطابق انفیکشن کے لاحق ہونے سے لے کر علامات ظاہر ہونے تک کا عرصہ 14 دنوں پر محیط ہے۔ لیکن کچھ محققین کا کہنا ہے کہ یہ 24 دن تک بھی ہو سکتا ہے۔ کچھ چینی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کچھ لوگ خود میں علامات ظاہر ہونے سے پہلے بھی انفیکشن پھیلانے کا سبب بن سکتے ہیں۔ ہر سال ایک ارب افراد انفلوینزا کا شکار ہوتے ہیں اور دو لاکھ نوے ہزار سے چھ لاکھ پچاس ہزار افراد ہلاک ہوتے ہیں۔ فلو کی شدت ہر سال بدلتی ہے۔ کورونا اور فلو کی کئی علامات ایک جیسی ہیں جس کی وجہ سے بغیر ٹیسٹ کے اس کی تشخیص مشکل ہے۔ (WHO, 2013)

کورونا وائرس سے بچاؤ کے لئے احتیاطیں:

کرونا وائرس سے چین سمیت مختلف ممالک میں ہونے والی سینکڑوں ہلاکتوں کے بعد دُنیا بھر میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ کرونا وائرس سے قبل انسان اس سے بھی زیادہ شدید قسم کی بیماریوں سے لڑ چکے ہیں۔ یورپ میں چودھویں صدی میں طاعون کی وبا کے نتیجے میں بیس کروڑ افراد مارے تھے گئے۔ بلیک ڈیٹھ یا سیاہ موت کہلانے والی یہ بیماری چوبیسویں صدی میں منتقل ہوئی تھی۔ ایک صدی قبل ہسپانوی زکام کی وبا کے نتیجے میں پانچ سو ملین افراد متاثر ہوئے تھے، جن میں سے پچاس ملین انسان ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ بیماری برڈ فلو تھی یعنی اس بیماری کا باعث بننے والا وائرس پرندوں سے انسانوں میں منتقل ہوا تھا۔ کورونا وائرس یقیناً ایک خطرناک وائرس ہے، جس سے بچنے کے لیے موثر احتیاطی تدابیر ضروری ہیں۔ چند احتیاتی تدابیر ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

*صابن سے بار بار ہاتھ دھوتے رہیں۔ اپنے ہاتھوں کو کم از کم 20 سیکنڈ تک صابن اور پانی سے دھوئیں باقاعدگی سے الکوحل رب یا صابن اور پانی سے ہاتھ صاف کرنے سے ہاتھوں پر جمع ہونے والا وائرس ہٹ جاتا ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ وضو کرنا ہر طرح کی انفیکشن سے بچاؤ میں بہت معاون ثابت ہوتا ہے۔

*عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ کھانسی اور چھینک کے دوران اپنے منہ اور ناک کو ٹشو سے ڈھک لیں اور پھر اس ٹشو کو کچرے میں پھینک دیں۔ ایسے افراد سے تقریباً تین فٹ دور رہیں جن میں سانس کے امراض جیسے کھانسی اور چھینکوں کی علامات نظر آئیں کیونکہ اس سے ناک یا منہ سے چھوٹے سے قطرے ہوا میں پھیل جاتے ہیں جن میں وائرس موجود ہو سکتا ہے۔ اگر آپ اس شخص کے زیادہ قریب ہیں تو یہ براہ راست آپ کے سانس کے ذریعے جسم میں جا سکتے ہیں۔ (WHO, 2020) کھانسنے اور چھینکنے کے آداب پر عمل کریں اور دوسروں کو سکھائیں۔ کھانسنے اور چھینکنے وقت منہ کو اپنی کہنی سے ڈھانپ لیں۔ اس سے قطرے ہوا میں نہیں پھیلیں گے۔

*کھانا پکانے سے قبل اور بعد میں ہاتھوں کو اچھی طرح سے دھوئیں کھانا مکمل طور پر پکائیں۔ کچی یا ناقص طریقے سے پکی غذا سے گریز کریں اور پانی ابال کر استعمال کریں۔

*پالتو جانوروں سے دور رہیں اور ان کو چھونے سے گریز کریں۔ گندے ہاتھوں سے منہ، آنکھوں اور ناک کو مت چھوئیں۔ ہم چھونے کے لئے ہاتھوں کا استعمال کرتے ہیں۔ چہرے پر لے جانے سے ہاتھوں پر لگے وائرس کے ذرات کے جسم میں داخل ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

*چونکہ یہ ایک وائرل بیماری ہے اس لئے اس وائرس میں مبتلا افراد اینٹی بائیوٹک ادویات کے استعمال سے گریز کریں۔ اینٹی بائیوٹک ادویات بیکٹریل انفیکشن میں کام دیتی ہیں وائرل انفیکشن میں یہ مزید پیچیدگیاں پیدا کرتی ہیں۔

*مریض کے استعمال شدہ اشیاء پر وائرس کے جراثیم کافی دیر تک موجود ہوتے ہیں اس لئے وائرس میں مبتلا افراد کی استعمال شدہ چیزوں کو استعمال سے بچنا ضروری ہے۔

*اگر کوئی کھانس رہا ہے یا کسی مریض کی تیمارداری کر رہا ہے تو پھر اسے ماسک پہننے کی ضرورت ہے ورنہ نہیں۔ اگرچہ ماسک کا استعمال وائرس سے بچاؤ کا ذریعہ تو نہیں ہے لیکن فلو وائرس میں مبتلا افراد ضرور رومال اور ماسک کا استعمال کیا کریں تاکہ دوسرے لوگ اس سے متاثر نہ ہوں۔ ماسک یا نقاب پہننے سے لوگوں میں چہرے کو چھونے کی عادت کو بھی کم کیا جا سکتا ہے، جو انفیکشن پھیلنے کا بڑا سبب ہے۔ باہر جاتے ہوئے ماسک پہن کر رکھیں۔

*کووڈ 19 سے بچاؤ سے لے لئے ہاتھوں کو غیر متحرک رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ انہیں دھونا خود کو چھونے میں مشکل یہ ہے کہ آنکھوں، ناک اور منہ کو چھونے سے ہر طرح کے جراثیم ہمارے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کووڈ 19 وائرس ایک انسان سے دوسرے انسان کو اس وقت لگتا ہے جب کسی متاثرہ شخص کی ناک یا منہ سے چھینٹے اڑ کر دوسروں پر گرتے ہیں۔ لیکن یہ وبا اس وقت بھی لگ جاتی ہے جب ہم کسی ایسی چیز یا سطح کو چھوتے ہیں جس پر یہ وائرس پہلے سے موجود ہو لہذا جن چیزوں کو اکثر چھوتے ہیں، ان کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

*مشتبہ لوگوں کی نشاندہی کریں اور ان کا ٹیسٹ کرائیں، علاج کریں اور قرنطینہ میں رکھیں۔ قرنطینہ سے مراد "طبی حراست، یا طبی نظر بندی" ہے۔ اس میں مریض کو الگ تلگ جگہ چودہ یا اس سے زیادہ دنوں تک رکھا جاتا ہے تاکہ اس

میں وائرس کے ہونے یا نہ ہونے کی تصدیق کی جا سکے۔ بنیادی طور پر یہ لاطینی لفظ، قرینطین، Quarantine اور اطالوی لفظ قرنطہ quaranta سے مشتق ہے۔ اس لفظ کا لغوی معنی چالیس کے ہیں۔

“QUARANTINE, quarantine, F. From the Latin quadraginta , forty (Sullivan, 1872).

1343ء میں یورپ میں طاعون کی وبا پھیلی جسے بعد میں بلیک ڈیٹھ کا نام دے دیا گیا کیونکہ اس بیماری کی وجہ سے، 1347 سے 1350 تک یورپ کی کل آبادی کا ایک تہائی حصہ مر گئے۔ یورپ میں اس وبا سے نمٹنے کے وسائل اور علاج معالجے کی سہولیات نہیں تھیں۔ مذہبی علماء نے اسے خدائی عذاب قرار دیا اور گرجا گھروں میں عبادات اور تسبیح پڑھنے کا عمل شروع کر دیا اور اس صدی میں حکومتی سطح پر باقاعدہ طبی حراست یا قرنطینہ کا قانون بنایا گیا۔

* کورونا وائرس کی علامات عام سی ہیں اور اس سے متاثر ہونے والے زیادہ تر افراد صرف چھ روز میں صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ طبیعت خراب ہونے کی صورت میں گھر سے بالکل باہر نہ نکلیں۔ اگر بخار ہو، کھانسی یا سانس لینے میں دشواری تو فوری طبی مدد حاصل کریں۔ پرہیز جگہوں پر جانے سے اجتناب ضروری ہے۔

* بی بی سی نیوز کی ہیلتھ ٹیم نے اس وبا کے متعلق لوگوں کو احتیاط برتنے کی تلقین کی ہے کہاگر کسی کو سودا خریدنے کی ضرورت ہے تو آن لائن سروس استعمال کریں۔ اس دوران آپ کو اپنے پالتو جانوروں سے بھی دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان کے پاس جانے سے پہلے اور بعد ہاتھ ضرور دھوئیں۔ جس شخص کو شک ہے کہ اسے کورونا وائرس ہے اسے گھر میں موجود دوسروں سے کم سے کم رابطہ رکھنا چاہئے۔ اگر ممکن ہو تو، انہیں ایک ہی کمرے میں نہیں رہنا چاہئے۔ (WHO, 2020)

پہلے سے بیماریوں میں مبتلا افراد کے لئے احتیاطیں:

کورونا وائرس سے خطرہ کا سب سے زیادہ ان افراد کو ہے جو ضعیف ہیں یا جنہیں پہلے سے صحت کے مسائل ہیں یا تمباکو نوشی کی عادی ہیں۔ اس وائرس سے اب تک جتنی اموات ہوئی ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد معمر لوگوں تمباکو نوشی کے عادی افراد کی ہیں جو پہلے سے کسی بیماری میں مبتلا تھے۔ جن لوگوں کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور ان کی قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے اور وہ لوگ جنہیں پہلے سے صحت کے مسائل ہیں جیسا کہ ذیابیطس، دمہ یا دل کی بیماری ہے انہیں کورونا وائرس کے اثرات اور علامات زیادہ محسوس ہوں گی۔ ایسے مریض کے لیے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ وہ خوف زدہ نہ ہو۔ اس بات کے امکانات زیادہ ہیں کہ اگر آپ کو بخار یا کھانسی ہے تو آپ کو فلو ہوسکتا ہے نہ کہ کورونا وائرس۔ جن لوگوں کو ہائی بلڈ پریشر، پھیپڑوں کی تکلیف یا جن کی قوت مدافعت کمزور ہے انہیں کورونا وائرس سے صحت کے دوسرے مسائل یا بیماری لاحق ہونے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کو پھیپڑوں کے انفیکشن اور نمونیا ہونے کا خطرہ عام لوگوں کے مقابلے میں دو گنا ہوتا ہے اس لئے انہیں دوسرے لوگوں کی بانسبت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ جو لوگ تمباکو نوشی کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں یا اس کا استعمال کم کر دیں۔ اٹلی اس وقت کورونا وائرس سے شدید متاثر ہوا ہے اور اس کی ایک وجہ بہت زیادہ سگریٹ نوشی بھی ہے۔ جن لوگوں کو دوسری بیماریاں ہیں انہیں چاہئے کہ اپنی روزمرہ کی ادویات کو جاری رکھیں اور غیر ضروری طور پر گھر سے نہ نکلیں۔

موجودہ حالات میں مسجد میں نمازیوں کے لیے چند احتیاطی تدابیر:

1۔ اس مسجد میں پانی نہ پیئیں نہ ہی پلائیں۔ نہ ہی وضو کرنا اور نہ واش روم جائیں۔ سب گھر سے کر کے آئیں اور صفائی کا خاص خیال رکھیں مسجد کی چیزوں کو بلا اشد ضرورت نہ چھوئیں۔

2۔ نزلہ، زکام، کھانسی، بخار اور سینے کی تکلیف یا کوئی اور بڑی بیماری کی صورت میں ان دنوں مسجد میں نہ آئیں تو بہتر ہے۔ اور جن میں کرونا کا ٹیسٹ مثبت ہے یا ان کی ملاقات کرونا کے کسی مریض سے ہوئی ہے انہیں مسجد بالکل نہیں آنا چاہئے تاکہ دوسرے لوگ اس سے متاثر نہ ہوں۔

3۔ مسجد میں سے کارپٹ ہٹا کر فرش پر نماز پڑھی جائے اور ہر نماز سے پہلے اور بعد میں فرش کو اچھی طرح سرف سے دھویا جائے۔ مسجد کے اندرونی حصے کے بجائے باہر اگر صحن میں نماز ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ صرف

فرض نماز مسجد میں پڑھیں باقی سنت، نوافل، تلاوت اور ذکر و اذکار گھر میں کریں۔ مسجد سے سیدھا واپس گھر جائیں اور کسی سے میل میلاپ سے گریز کریں۔

4. صفوں میں فاصلہ اور آپس میں بھی اتنا فاصلہ رکھیں کہ ٹچ نہ ہوں اور سجدے کے دوران سانس کے اثرات دوسروں تک نہ جائیں۔ دوران سجدہ کھانسنے یا گلا کھنکارنے سے بھی گریز کریں۔

5. چھنیک یا کھانسی اگر آجائے تو بازو سامنے لاکر کی جائے۔ اور اگر جماعت سے فارغ ہو گئے ہیں تو مسجد چھوڑ دیں تاکہ کوئی دوسرا مسلمان بھائی شک اور خوف میں مبتلا نہ ہو۔

6. تبلیغی بھائیوں یا دیگر دیندار بھائیوں کو چاہئے کہ کچھ عرصے تک مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ مؤخر کر دیں۔

وبائی امراض اور حفاظتی تدابیر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں:

انسانی زندگی مصائب اور مشکلات سے پر ہے یہ مصائب، جان و مال کے نقصان، بھوک، افلاس خوف، اور دیگر آفات اور وباؤں کی شکل میں آتے ہیں۔ انسان پر آنے والی آزمائش سے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ" - 2

"جو کوئی مصیبت زمین پر یا خود تم پر پڑتی ہے وہ اس سے پیشتر کہ ہم اسے پیدا کریں کتاب میں لکھی ہوتی ہے شک یہ اللہ کے نزدیک آسان بات ہے تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو اور جو تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔"

دنیا میں جب کوئی مصیبت آتی ہے یا کسی فرد کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ پہلے سے اللہ کے علم میں ہوتی ہے اور انسان کی تخلیق سے پہلے لکھی ہوتی ہے کہ یہ فلاں مشکل میں مبتلا ہوگا۔ اس تقدیر سے انسان کسی صورت بچ نہیں سکتا۔ یہ ہمارے عقیدے کی بنیاد ہے۔ اس لئے مسلمان مصائب اور مشکلات کی وجہ سے زیادہ پریشان نہیں ہوتا اور صبر و ثابت قدمی کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتا ہے کیونکہ اسے دنیا کے بعد آخرت کی زندگی پر یقین ہوتا ہے۔

وبائی امراض ایک آزمائش:

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیماریوں اور پریشانیوں کا ایک سبب انسانوں کی بد اعمالیاں اور کھلے عام گناہوں میں ملوث ہونا بھی بتایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"ان الله لا يظلم الناس شيئا و لكن الناس انفسهم يظلمون" 3

"بیشک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں"

یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کو پریشانیوں میں مبتلا نہیں فرماتے، لوگ اپنے اعمال کی وجہ سے خود گرفتار بلا ہوتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”لم تظهر الفاحشة في قوم قط، حتى يُعلنوا بها، الا فشا فيهم الطاعون، و الاوجاع التي لم تكن مضت في اسلافهم الذين مضوا.“⁴

"جب کبھی کسی قوم میں فحاشی کا رواج بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کرنے لگتے ہیں تو ایسے لوگوں کے درمیان طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے اسلاف کے زمانے میں موجود نہیں تھا۔"

یہ تو اللہ کا کرم اور اس کی رحمت ہے کہ آج انسان گناہگار ہونے کے باوجود اللہ کی پکڑ سے محفوظ و مامون ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے:

”ما اختلج عرق و لا عين الا بذنب و ما يدفع الله عنه اكثر“⁵

"انسان کو کوئی جسمانی نقصان اور بیماری اس کے گناہوں کی وجہ سے ہی پہنچتی ہے، اور اللہ تعالیٰ گناہوں کے باوجود جن بیماریوں کو اس سے روک لیتا ہے وہ پہنچنے والی بیماریوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں۔"

کرونا وائرس اللہ کی جانب سے ایک امتحان ہے۔ اس لئے کہ اس نے انسان کو دوبارہ اس کی انسانیت کی طرف، اس کے رب کی طرف کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں تمام عیش و طرب کے مراکز، سینما گھر، ناٹ کلب، رقص گاہیں، شراب خانے، جو اخانے اور جنسی بے راہ روی کے مراکز بند ہیں بینکوں نے سود کی شرح بھی کم کر دی ہے۔ اس نے خاندانوں کو ایک طویل جدائی کے بعد ان کے گھروں میں دوبارہ اکٹھا کیا ہے۔ اور اس نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے سے اختلاط سے بھی روکا ہے۔ عالمی ادارہ صحت اس بات کے اعتراف پر مجبور ہو گیا ہے کہ شراب پینا تباہی ہے، لہذا اس سے اجتناب کیا جائے۔ درندے، شکاری پرندے، خون، مردار اور مریض جانور صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اس نے انسان کو سکھایا کہ چھینکنے کا طریقہ کیا ہے، صفائی کس طرح کی جاتی ہے جو ہمیں ہمارے رسول ﷺ نے آج سے 1450 سال پہلے بتایا ہے۔ اس نے فوجی بجٹ کا ایک تہائی حصہ صحت کی طرف منتقل کیا ہے۔ اس نے دونوں جنسوں کے اختلاط کو مذموم قرار دیا ہے۔ اس نے دنیا کے جابر حکمرانوں کو بتا دیا کہ لوگوں کی آزادی چھین لینے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ اس نے لوگوں کو اللہ سے دعا مانگنے اور استغفار کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں نے اس کے آگے گھٹتے ٹیک دیے ہیں۔ آج عملی طور پر یہ بات واضح ہو گئی کہ کس طرح بظاہر ایک وائرس لیکن حقیقت میں اللہ کی طرف سے انسانیت کے لئے شر کے بجائے خیر کا باعث بن گیا ہے۔ آج امریکہ اور برطانیہ کے ایوانوں میں تلاوت اور اذان کی صدائیں آرہی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام ہی سچا دین ہے۔

وبائی بیماریاں کیوں پھیلتی ہیں:

وبائیں اور بیماریاں درحقیقت گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

” وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم “⁶

"اور جو بھی مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے۔"

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ظهر الفساد في البر و البحر بما كسبت أيدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون"⁷

4- ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قرظوبنی، "السنن" رقم: 4019، دار الفکر، بیروت، لبنان، ت-ن
5- طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی، "المعجم الصغیر" 2، رقم: 216، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1405ھ / 1985ء

6- القرآن، 30:42

7- القرآن، 30:41

"خشکی اور تری میں جتنی خرابی ہے وہ سب انسانوں کے ہاتھوں کی کمائی ہے ، (یہ سب اس لیے ہے) تاکہ انہیں چکھائے ان کی بعض بد اعمالیوں کی سزا، (اور یہ اس لیے) تاکہ وہ (اپنی بد اعمالیوں) سے توبہ کر لیں۔"

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ لَمْ تَطْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلَنُوا بِهَا إِلَّا فَسَا فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَمْنُوتٌ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْفُسُوا الْمَكِيَّالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخْذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُنُونَةِ وَجُورِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنْعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمَطَّرُوا وَلَمْ يَنْفُسُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَذَابًا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمُ أَيْمَتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ"⁸

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشا ہوں (حکمرانوں) کے ظلم و ستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ انکے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔"

جس بستی میں وبا پھیل جاتی ہے اس بستی کی اکثر آبادی موت کے گھاٹ اتر جاتی ہے اور ہر طرف ویرانی اور خوف و ہراس کا دور دورہ پھیل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر طاعون کا عذاب نازل کیا تھا جب "میدان تیبہ" میں بنی اسرائیل نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم زمین سے اگنے والے غلے اور ترکاریاں کھائیں گے تو ان لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمجھایا کہ تم لوگ "من و سلویٰ" کے نفیس کھانے کو چھوڑ کر گیہوں، دال اور ترکاریوں جیسی خسیس اور گھٹیا غذائیں کیوں طلب کر رہے ہو؟ مگر جب بنی اسرائیل اپنی ضد پر اڑے رہے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم لوگ میدان تیبہ سے نکل کر شہر بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بے روک ٹوک اپنی پسند کی اور من بھاتی غذائیں کھاؤ مگر یہ ضروری ہے کہ تم لوگ بیت المقدس کے دروازے میں کمال ادب و احترام کے ساتھ جھک کر داخل ہونا اور داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگتے رہنا کہ یا اللہ! تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے تو ہم تمہارے گناہوں کو بخش دیں گے۔ مگر بنی اسرائیل جو ہمیشہ سے سرکش اور شرارتوں کے عادی اور خدا کی نافرمانیوں کے خوگر تھے، بیت المقدس کے قریب پہنچ کر ایک دم ان لوگوں کی رگ شرارت بھڑک اٹھی اور یہ نافرمان لوگ بجائے جھک کے داخل ہونے کے اپنی سرینوں پر گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے اور حطّٰ (معافی کی دعا) کے بدلے حبّۃ فی شعرة (ایک دانہ بے ایک بال میں) کہتے ہوئے اور مذاق و تمسخر کرتے ہوئے بیت المقدس کے دروازے میں گھسٹتے چلے گئے۔ فرمان ربانی کی اس نافرمانی اور حکم الہی کے ساتھ تمسخر کی وجہ سے ان لوگوں پر قہر خداوندی بصورت عذاب نازل ہو گیا کہ اچانک ان لوگوں میں طاعون کی بیماری وبائی شکل میں پھیل گئی اور گھنٹہ بھر میں ستر ہزار بنی اسرائیل درد و کرب سے مچھلی کی طرح تڑپ تڑپ کر مر گئے۔⁹

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَ إِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا بِذِهِ الْقَرْيَةِ فَاكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتِكُمْ وَّسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلٰى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ .¹⁰

" اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں

8- سنن ابن ماجہ ، 4020
9-الصاوی ،احمد بن محمد المالکی الخلوئی،"حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین"ج-1،دارلکتبا العلمیہ، منشورات علی بیضون، بیروت
لبنان، 1971ء، ص-31
10.القرآن، 2: 59-58.

تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کی بے حکمی کا"

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور احکام ربانی کے ساتھ مذاق کرنے کا کس قدر بولناک انجام ہوتا ہے کہ آخرت کا عذاب تو اپنی جگہ برقرار ہی ہے دنیا میں قہر الہی بصورت عذاب نازل ہوجاتا ہے جس سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں اور بستیاں ویران ہوجاتی ہیں لیکن یہ بات بھی واضح ہے کہ طاعون "بنی اسرائیل کے حق میں عذاب تھا مگر خاتم الانبیاء ﷺ کی امت کے حق میں کوئی وباء یا بیماری رحمت ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہوتا ہے۔¹¹

وبائی امراض اُمت مسلمہ کے لئے رحمت کا ذریعہ:

صحت و تندرستی کے برقرار رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بیماری بھی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نہیں اتاری ہے جس نے اس کی دوا نہ پیدا کی ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کابیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

"مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً" ¹²

"اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا بھی نازل نہ کی ہو۔"

بعض بیماریاں ایسی ہیں جو لا علاج ہیں۔ اس میں ایک موت ہے اور دوسرا بڑھاپا۔ موت کسی وقت آ سکتی ہے اس سے بچنے کے لئے کتنی ہی احتیاطی تدابیر اختیار کیوں نہ کر لی جائیں اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ مسلمان کو جب بھی کوئی تکلیف، غم، مصیبت اور اذیت پہنچتی ہے حتیٰ کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ پاک اس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ گویا بیماری میں مبتلا ہونا بھی مغفرت الہی کا ذریعہ ہے، لہذا مغفرت کی راہ کو مسدود کرنا ناجائز ہے۔

چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُسَاكِمُهَا بِهَا" ¹³

"مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے"

اگر کسی مومن کو یہ بات سمجھ میں آ جائے کہ بیماری کے ذریعہ اسے کتنا بڑا اجر اور فائدہ پہنچنے والا ہے تو وہ بیہی چاہے گا کہ ہمیشہ بیماری میں مبتلا رہے۔ جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يُودُّ اَهْلَ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى اَهْلَ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ فُرْصَتًا فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِبِ" ¹⁴

"جو لوگ عافیت میں ہیں، قیامت کے دن جب کہ مصیبت زدوں کو ثواب دیا جائے گا، یہ چاہیں گے کاش! دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاتے"

ایک مومن کے لئے بیماری ایک نعمت خدوندی ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے بیماری کو مسلمانوں کے لیے ایک نعمت اور اس کے گناہوں کا کفارہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ:

11- "حاشیة الصاوی علی تفسیر الجلالین" ج-1 ص-68
12- بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل "الصحيح"، رقم: 5678، دار ابن کثیر، الیمامہ، بیروت، لبنان، 1407ھ / 1987ء
13- التبریزی، ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب عمری، الشیخ الامام، "مشکوٰۃ شریف"، ج-1، ادارہ مکتبہ البشرى، کراچی، 1431ھ / 1997ء، ص-134
14- جامع ترمذی، رقم: 2495

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سِنِّيَّاتِهِ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا."¹⁵

"جس مسلمان کو کانٹا چبھنے کی یا اس سے بڑی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی غلطیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے"

اسلام میں بیماری کو گناہوں کا کفارہ قرار دیا گیا ہے اور مسلمان جو اس تکلیف کو خوشی سے برداشت کرتا اور اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے سمجھتا ہے تو آخرت میں اس کا درجہ بہت بلند ہو گا۔ اس دنیا میں انسان کی ساری حالتیں مشقت کی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی قدرت و طاقت دی ہے کہ وہ ان مشقتوں پر حاوی ہے نہ یہ کہ مشقتیں انسان پر حاوی ہیں یعنی جتنی ایک انسان کی طاقت ہے اسی کے مطابق اس سے کام لیا جا رہا ہے۔
یہ بات اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کس نے کب تک زندہ رہنا ہے اور اسے موت کب آنے گی۔ اس کے علاوہ زندگی اور موت دینے کا حق بھی اسی اللہ کو ہے۔ انسان کے بس میں کچھ نہیں ہے، اگر انسان کے بس میں اگر یہ چیز ہوتی تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا۔

تو اسلامی اصول و عقائد کے مطابق تمام ذی روح کی حیات و موت کا ایک دن متعین ہے، قرآن کہتا ہے:
"وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ"¹⁶

"اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے۔"

دوسری جگہ قرآن نے یوں تصریح کی ہے:

"فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْذِنُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ"¹⁷

"تو جب ان کا وعدہ آنے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہو نہ آگے"

قرآن سے ثابت ہے کہ انسان کو اس دنیا میں ایک معینہ مدت تک رہنا ہے، اور جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو بلا کسی تقدیم و تاخیر کے اسے اس دنیا سے جانا ہو گا، پھر کوئی طاقت اسے زندہ رہنے کا حق نہیں دے سکتی۔ پہلے امتوں کے لئے وہائیں عذاب تھیں، لیکن آپ ﷺ کی امت کے لئے یہ عذاب نہیں بلکہ باعث رحمت ہے کیونکہ مومن کی نظر تو آخرت پر ہوتی ہے۔ اسے بیماری اور تکلیف کی وجہ سے ابدی کامیابی اور اللہ کی رضا ملتی ہے۔ دنیا کی مشکلیں اور بیماریاں مومن کے لئے خلد سے، اور ہمیشہ کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کے ذرائع ہیں۔ طاعون کے حوالہ سے حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہاں وہ بیماری ہے وہاں نہ جائیں، اس لیے اگر کوئی جاتا ہے تو اس کا وہاں جانا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور اس کا یہ عمل خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن وہاں سے بھاگنا بھی غلط ہے۔ اب یہ سمجھنا کہ بیماری میں بذات خود کوئی تاثیر ہے اور اگر میں اس سے بھاگ جاؤں گا تو بچ جاؤنگا تو یہ غلط ہے کیونکہ بیماری میں مبتلا فرد تو مر جاتا ہے اور تیمارداری کرنے والا بچ جاتا ہے یا یہ اُلٹ بھی سکتا ہے کہ تیماردار مر جائے اور بیمار بچ جائے جیسا کہ کرونا وائرس کے سلسلے میں ہو رہا ہے کہ بہت سے ڈاکٹر اس سبب سے چل بسے ہیں لہذا رضا بالقضا کا اور تقدیر پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی وہاں سے نہ بھاگیں۔ کوئی شخص اپنے گھر میں صبر و تحمل اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے (ٹھہرا رہے اور اسے علم و یقین ہو کہ وہی ہوگا جو اللہ نے اس کے لیے فیصلہ فرما دیا ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر اجر ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

فليس من رجل يقع الطاعون فيمكث في بيته صابراً محتسباً يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر الشهيد " 18

15-التبریزی، ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب عمری، الشیخ الامام، مشکوٰۃ شریف، ج-1، ص-134 ادارہ مکتبہ البشرى، کراچی، 1431ھ/1997ء

16- القرآن، 2:36

17- القرآن، 7:34

18- بخاری شریف، 5734، مسند امام احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا، المکتب الاسلامی بیروت 6/ 52-251

"جو شخص زمانہ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔"

یہ حدیث مبارکہ ہر اس شخص کے لیے شہادت کا اجر و ثواب بیان کر رہی ہے جو صبر و استقامت، محاسبہ اور اللہ تعالیٰ پر توکل و اعتماد سے گھر بیٹھا ہو، وبائی مرض سے اس کی وفات ہو یا نہ ہو۔ ابن حجر فرماتے ہیں کہ "جو شخص کسی خاص وبا کی وجہ سے اپنے گھر میں بیٹھا رہا تو وہ شہید کے درجے میں ہے اگر وہ فوت نہ بھی ہو۔"

قال ابن حجر: "اقتضى منطوقه أن من اتصف بالصفات المذكورة يحصل له أجر الشهيد وإن لم يمتهن"¹⁹

اسلامی تعلیمات میں وباؤں اور دائمی بیماریوں کا علاج:

انسان کو جو مصائب اور مشکلات پیش آتی ہیں وہ اس کے برے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہیں جس میں بے احتیاطی بھی شامل ہے۔ لہذا مصائب اور مشکلات سے بچنے کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسلام نے بیماریوں کے علاج کے لئے روحانی اور ظاہری علاج کی ترغیب دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیمار لوگوں کو علاج کرانے کی جانب راغب کرنے اور دوا کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَائِي إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَائِي"²⁰

"اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری اس کی دوا بھی (ضرور) اتاری۔"

بعض وقت مریض اپنی صحت کے لیے جو دوا استعمال کرتا ہے وہ دوا تو ٹھیک ہوتی ہے مگر وہ اپنا اثر نہیں دکھاتی اور بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے جس سے انسان کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کے بے اثر ہونے کے متعلق فرمایا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاءً بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى"²¹

"ہر بیماری کی دوا ہے، جب وہ دوا بیماری پر پہنچتی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاء ہو جاتی ہے۔"

قرآن و حدیث میں ایسی بے شمار دُعائیں اور تدابیر موجود ہیں جن کے اختیار کرنے سے انسان وباؤں سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے

یہ تدابیر دو قسم کی ہیں۔ 1۔ روحانی علاج: دُعائیں اور وظائف 2۔ ظاہری تدابیر اور علاج

1۔ روحانی علاج: دُعائیں اور وظائف:

اسلام میں دعا کی بڑی اہمیت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ

" قال الله أنا عند ظن عبدي بي "

" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔"²²

19- ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی، "فتح الباری شرح صحیح البخاری"، 10: 194، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

20- سنن ابن ماجہ، رقم: 3439

21- مسلم، الصحیح، مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج "الصحیح" رقم: 1467، دار احیاء التراث العربی، بیروت

22- صحیح مسلم، باب فضل الذکر والدعاء، رقم: 2675

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

”دعا ایسی مصیبت کو ٹال دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی مصیبت کو بھی ٹال دیتی ہے جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔“²³

ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ تینوں قل پڑھنا سنت عمل ہے جب کہ صبح اور شام کی نمازوں کے بعد تینوں قل تین تین بار پڑھنا بھی مسنون عمل ہے۔ اس سے دونوں نمازوں کے درمیان کے دیکھے اور ان دیکھے فتنوں سے نجات ملتی ہے اور قرب الہی حاصل ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد بعد تین بار ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ کہہ کر یہ فرماتے ”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ ، وَمِنْكَ السَّلَامُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“، اے اللہ تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے اور اے بزرگی اور عزت والے تو بڑا برکت والا ہے۔ ”یہ سلامتی اور برکت حاصل کرنے کے لیے اچھا عمل ہے اور عام حالات میں بھی مفید ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز کے بعد اپنا دایاں ہاتھ سر پر پھیرتے اور فرماتے ”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ“ میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے علاوہ وہ کوئی معبود نہیں ہے وہ رحمان اور رحیم ہے اے اللہ تو مجھ سے فکر اور رنج و غم کو دور فرما۔“²⁴

بیکٹیریا اور وائرس کے بارے میں طبی ماہرین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ وائرس کپڑوں پر، جسم کے مختلف حصوں اور بستر وغیرہ پر آکر ٹھہر جاتا ہے۔ رات کے اعمال میں رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑتے تھے اور آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر 3 مرتبہ سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر پھونکتے تھے اور ان ہاتھوں کو اپنے جسم کے سارے حصوں پر پھیرتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ عمل بہت اہم ہے۔ قرآن کریم سے علاج رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے سورۃ الفاتحہ ہر مرض کی دوا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ قرآن کریم بہترین دوا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ کہ دو شفاؤں کو لازم پکڑو: شہد اور قرآن۔ فرمان رسول ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ انسانی زندگی میں بہت اہم ہے۔ انسان ہر کام کی ابتدا خالق حقیقی کے نام سے کرے تو اس میں برکت ہے اور جس کام میں اللہ کا نام نہ لے تو وہ بے برکت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”ہر وہ کلام یا اہم کام جو اللہ کے ذکر کے بغیر شروع کیا جائے وہ نامکمل اور بے برکت ہے۔“²⁵

کھانے سے پہلے اللہ کا نام لینے سے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کھانا سامنے آنے پر یہ دعا پڑھے: ”بِسْمِ اللَّهِ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ إِيَّاهُ رَحْمَةً وَشِفَاءً“²⁶ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو زمین و آسمان کے سب ناموں سے بہتر ہے، اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دے سکتی، اے اللہ اس میں شفاء اور برکت ڈال دے“

جو شخص کھانا کھانے کے بعد یا کھانا سامنے آنے پر یہ دعا پڑھے گا تو کھانے کی کوئی چیز اسے تکلیف نہیں پہنچائے گی۔ کوئی بھی کام کریں اس سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔ اس عمل سے اس چیز کے نقصانات دور ہو جائیں گے۔

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ ”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“²⁷ شروع اللہ کے نام سے، جس کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتا ہے، جانتا ہے۔ ”یہ دعا پڑھتا ہے اسے صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جو صبح کے وقت یہ پڑھتا ہے اسے شام تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

23- ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک، ”السنن“ ج5، ص444، رقم: 3548، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، 1994ء

24- طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی، ”المعجم الأوسط“، باب من اسمہ بکر، رقم الحدیث 3178، مکتبہ الدار، مدینہ منورہ، سعودی عرب، 1415ھ/1994ء

25- مسند احمد، مسند ابی بریرہ، رقم الحدیث 8712 احمد بن حنبل، امام، ”مسند امام احمد بن حنبل“ مترجم: محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ن

26- ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، تاریخ الکبیر، ج4 ص22،

27- سنن ابی داؤد، باب ما یقول اذا اصبح، ج4، ص323، رقم: 5088

غم اور فکر کو دور کرنے کا ایک روحانی علاج ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو بہت سارے غم اور بہت ساری فکریں گھیر لیں اسے چاہیے کہ وہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“²⁸ مشکل لانے اور ہٹانے کی طاقت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے (کثرت کے ساتھ پڑھا کرے۔“

نماز سے علاج:

اللہ تعالیٰ نے وبائوں کے علاج کے طور پر توبہ، استغفار، نماز، تلاوت اور دعا کو سبب قرار دیا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ" ²⁹

"اور مدد حاصل کرو صبر اور نماز کے ذریعے۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں آجانے سے کوئی بھی وائرس نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو جب بھی کوئی سخت اور ناگوار بات پیش آتی تو آپ ﷺ فوراً نماز کے لیے دوڑتے تھے نبی ﷺ کے عمل سے ہمارے لیے یہ راہنمائی نکلتی ہے کہ کورونا وائرس کے حملے کے موقع پر ہم بھی نماز کی طرف دوڑیں اور اللہ کے حضور گڑگڑا کر اس سے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگیں کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا:

اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور اللہ سے معافی مانگنا ہر مشکل کا روحانی علاج ہے۔ مصیبت کے وقت استغفار کے بہت سے فوائد و برکات ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ."

" جو شخص کثرت سے استغفار کرے گا اللہ اس کے لیے ہر مشکل اور پریشانی سے نکلنے کی سیل پیدا فرمادے گا اور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔"³⁰

کثرت سے استغفار کرنے کی قرآن و حدیث میں اس کی بہت تاکید کی گئی ہے کیونکہ استغفار کرنے سے انسان کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یہ دل کی سلامتی و صفائی کا ذریعہ ہے اور غموں اور پریشانیوں کا علاج بھی۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی قوم کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک ان میں استغفار کرنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے موجود ہو لہذا زیادہ سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں دعائیں مانگیں، اور "استغفر اللہ" کا اجتماعی اور انفرادی طور پر ورد کرنا بھی ضروری ہے۔

قرآن مجید اور احادیث میں توبہ اور بخشش کی متعدد دعائیں مذکور ہیں۔ استغفار کے کئی کلمات ہیں جو بھی یاد ہوں ان پر غور و فکر کر کے بار بار پڑھا جائے۔ چند اہم کلمات استغفار یہ ہیں۔

1- "رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ"³¹

²⁸سنن ابی داؤد ، باب ماجزئ الامی والاعجمی من القراءۃ، رقم : 832

²⁹القرآن، 2:45

³⁰ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سبجستانی ، " السنن "ج-4 ، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث: 1518، دار الفکر ، بیروت، لبنان ، 1414ھ / 1994ء ۔

³¹القرآن، 23:118

"اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا"

2- "رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَسِرِينَ." 32
" اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے "

3- "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ." 33
" اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے شک میں ہی ظلم کرنے والا ہوں۔ "

4- "اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا." 34

5- "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي." 35

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس دعا (اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي أَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَنْطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ) 36 " اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔ " کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

وباؤں اور بلاؤں سے حفاظت کے لئے مسنون دعائیں اور انکار کا اہتمام کرنا:

احادیث میں بہت سی دعائیں بیان ہوئی ہیں جو وبا، مصیبت، پریشانی وغیرہ کی حالت میں پڑھنے والی بہترین حفاظتی دعائیں ہیں۔

"بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ." 37

"اللہ کے نام سے کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے"

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. 38

" میں اللہ عزوجل کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔ "

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُدَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ" 39

"یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنون جذام برص اور دوسری (مہلک) بیماریوں سے۔"

32- القرآن، 7: 23

33- القرآن، 21: 87

34- ابن حبان، ابی حاتم محمد، امام، تمیمی بستی، "صحیح ابن حبان" رقم-974، دار المعارف، مصر

35- صحیح بخاری - 794

36- صحیح بخاری - 6306

37- سنن ابو داؤد : رقم: 5088، ترمذی، رقم: 3388، ابن قیم " زاد المعاد " 338/2

38- صحیح مسلم : رقم: 2709، ابوداؤد، رقم: 3899

39- سنن نسائی شریف-5498 سنن ابو داؤد :: 1554

"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ." 40

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے "

"أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا." 41

"اے اللہ! بیماری دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفاء عطاء فرماتو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں ایسی شفا دے جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے،"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِيْكَ الْبَلَاءُ" تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔" 42

انسانیت کے سب سے بڑے محسن حضرت محمد ﷺ نے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے:

"اللهم انى اسالك العافية فى الدنيا و الآخرة، اللهم انى اسالك العفو و العافية فى دينى و دنياى و اهلى و مالى، اللهم استر عوراتى و أمن روعاتى، اللهم احفظنى من بين يدى، و من خلفى، و عن يمينى و عن شمالى، و من فوقى، و اعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتى." 43

"اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے عفو و درگزر، اپنے دین و دنیا، اہل و عیال اور مال میں عافیت کی التجا کرتا ہوں، اے اللہ! ہماری ستر پوشی فرما، ہماری شرمگاہوں کی حفاظت فرما اور ہمیں خوف و خطرات سے محفوظ اور مامون فرما، اے تو ہمارے آگے اور پیچھے سے، دائیں اور بائیں سے، اوپر سے حفاظت فرما اور میں اس بات سے تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اچانک اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں۔"

ظاہری تدابیر اور علاج کے ساتھ ساتھ گناہوں سے اجتناب کا عزم مصمم اور اللہ تعالیٰ کے حضور نیازمندی کے احساس کے ساتھ دعاؤں کا اہتمام کرنا مستقل طور پر رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ اللہ کی رحمتوں کے سایہ میں رہ کر انسان بیماریوں اور ہر طرح کی مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

صدقہ دینا اور رفاعہ عامہ کے کام کرنا:

اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ اپنا مال خرچ کرنے اور صدقہ و خیرات سے اللہ تعالیٰ کو ٹال دینا ہے اس سے مصیبتیں رفع ہوتی ہیں اور پریشانیوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی یہ مصیبتوں اور پریشانیوں کے آگے ڈھال ہے، اس کے علاوہ ہر قسم کی بیماریوں کا شافی علاج ہے، بری موت سے حفاظت کرتا ہے اور سب سے بڑی بات کہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو ختم کرنے کا سبب بنتا ہے مشکل حالات میں رفاعہ عامہ کے کام کی بہت افادیت ہے حضور ﷺ خاص ضروریات اور مشکلات میں لوگوں کو بطور خاص اس عمل کی طرف لوگوں کو متوجہ فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا :

40- صحیح بخاری ، رقم: 3371
41- صحیح مسلم :: 5707، جامع ترمذی 961، ابو داؤد، رقم: 3833
42- جامع ترمذی :: 3432، سنن ابن ماجہ، رقم: 772
43- ابن ماجہ رقم: 5074

"الصدقة تمنع ميتة السوء" 44

"صدقه بُرى موت کو روکتا ہے"

کورونا وائرس کی موجودہ صورت حال میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ دولت مند لوگ غرباء ، کم آمدنی والے لوگوں، مزدوروں کی کفالت کریں اور ان کی خوراک، دوائی اور دیگر حفاظتی اشیاء کی فراہمی کو ممکن بنائیں۔

آپ ﷺ پر درود شریف بھیجنا:

درود شریف نہ صرف گناہوں سے بخشش کا ذریعہ ہے بلکہ درجات کی بلندی اور رحمتوں کے نزول کا باعث بھی، آم، مصائب و مشکلات کا حل بھی، حاجات کی تکمیل، دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ اور شفاعتِ نبوی کا وسیلہ بھی ہے۔ درج ذیل درود شریف کے کلمات کثرت سے پڑھنے سے بیماریوں سے تحفظ کے ساتھ ساتھ دائمی بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔

" صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَي الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ " 45
"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ" 46

مشکل حالات میں درود شریف کا اہتمام کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کر لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

" جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے۔ " 47

مشکل حالات یا بیماری میں اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کی طرف متوجہ ہو جائے تو تمام مصائب مشکلات اور بیماریاں دور ہو سکتی ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ،

"ورود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے، خوف دور ہوتا ہے، ظلم سے نجات مل جاتی ہے، دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اس کی محبت حاصل ہوتی ہے، فرشتے اس کا ذکر کرتے ہیں، اعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خوشحال ہو جاتا ہے، برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور اولاد در اولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے۔" 48

2. ظاہری احتیاطی تدابیر اور علاج:

وبائی امراض اور بیماریوں میں روحانی علاج کے ساتھ ساتھ ظاہری احتیاطی تدابیر اور علاج کا اختیار کرنا بھی رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے۔

غیر ضروری سفر اور میل میلاپ سے احتراز کرنا :

44- سنن ترمذی، باب ماجاء فی فضل الصدقة، رقم: 664، الہندی، علی بن عبدالمالک، "کنز العمال"، کتاب الزکاۃ، ج: 6، رقم: 15977، دارالکتب العلمیہ، بیروت

45- الإمام الشیخ إسماعیل حقی الإسماعیلی، "تفسیر روح البیان" ج: 7، ص: 233، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت - لبنان

46- ٹھٹھوی، محمد ہاشم، شیخ الاسلام، "ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول"، درود نمبر، 144، مکتبہ لدھیانوی کراچی، 1995ء، ص: 160، شیخ اسماعیل حقی البرسوی، "روح البیان" ج: 7، ط: دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص: 234، مصطفیٰ العدوی، "شفاء القلوب"، ط: مکتبہ نبویہ، کراچی، ص: 223

47- سنن ابی داؤد، باب ما یقول اذا سمع المؤذن، ج: 1، ص: 144، رقم الحدیث: 523

48- شیخ عبد الحق بن سیف الدین، محدث دہلوی "جذب القلوب الی دیار المحبوب" مطبوعہ نوال کیشور، لکھنؤ، انڈیا، 1914، ص: 29

نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں وباء کی صورت میں غیر ضروری سفر کرنے اور گھر سے باہر نکلنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے سفر کو عذاب کا ٹکڑا قرار دیا ہے۔ لہذا خواہ مخواہ کا سفر پسندیدہ نہیں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”السفر قطعة من العذاب، يمنع أحدكم نومه وطعامه وشرابه، فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجل إلى أهله“⁴⁹

”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، وہ آدمی کو اس کی نیند، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے پس جو شخص (سفر سے) اپنا مقصد پورا کر لے تو اسے چاہئے کہ جلدی گھر واپس لوٹ آئے۔“

آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق، وبائی امراض میں اگر کوئی ثواب کی خاطر تقدیر پر راضی رہتے ہوئے اپنے آپ کو گھر میں محدود کر لے تو اسے شہید کی طرح اجر و ثواب ملے گا اگرچہ وہ زندہ رہے۔⁵⁰

ضرورت کے وقت گھر سے باہر جانا ہو تو باہر جانے کی یہ دعا پڑھ کر جائیں: ”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ گھر سے باہر جانا ہو تو مرد باہر نکلیں۔ عورتیں گھر کو وقت دیں۔ گھروں کو صاف ستھرا رکھیں گے تو بیماریوں کے امکانات بھی کم ہوں گے۔

علاوہ ازیں بیماری سے بچاؤ کی خاطر میل ملاقات نہ کرنا بھی سنت سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جذامی سے ملاقات کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ ہونا چاہیے۔⁵¹ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے وبائی علاقوں میں آمد و رفت سے بھی منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ کسی جگہ طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جہاں تم ہو وہاں اگر طاعون پھیل جائے تو اسے چھوڑ کر مت جاؤ۔“⁵²

ہاتھوں کی صفائی کا اہتمام:

بیماریوں اور وباؤں سے بچنے کے لئے اپنے ہاتھوں اور منہ کی حفاظت کریں۔ وباء کے دوران احتیاطاً دوسرے لوگوں کو زبانی سلام کریں اور مصافحہ کرنے سے گریز کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی بہت حفاظت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو کبھی کسی گندی یا ناپاک جگہ پر استعمال نہیں فرمایا۔ سنن ابن ماجہ اور سنن دارمی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چیز کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے جو پہلے سے ناپاک یا گندی ہو۔ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔ ہم جانتے ہیں کہ بیت الخلاء میں بیگتیریا اور وائرس رہتے ہیں جو کہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ آپ ﷺ نے قضائے حاجت کے مقامات کے بارے میں فرمایا کہ وہاں خبیث مخلوقات رہتی ہیں لہذا وہاں جانے سے پہلے انسان یہ دعا پڑھے۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ“⁵³ (اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیث چیزوں (مثلاً وائرس اور جراثیم وغیرہ) سے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح صاف فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے استنجا کے لیے دائیں ہاتھ کو استعمال نہیں فرمایا جب کہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کے بعد اسے اچھی طرح صاف فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ استنجا کے بعد اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑ کر یا مٹی سے اچھی طرح دھونے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہاتھ کے ساتھ چکنائی لگ جاتی تو ہاتھ کو دھوتے۔ سوکر اٹھنے کے بعد برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو دھونے کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ سے کتب حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے وضو کا جو طریقہ روایت کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اچھی طرح دھوتے تھے اور تین تین بار دھوتے تھے۔ ہاتھ اور پاؤں کو دھوتے ہوئے انگلیوں کے درمیان والی جگہ کو بھی اچھی طرح ملتے تھے۔ ہاتھ دھونے سے متعلق جو ہدایات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ان پر عمل کیا جائے اور دن میں کئی بار

49- صحیح مسلم، باب السفر قطعة من العذاب، رقم: 1927، صحیح بخاری، رقم: 1804، الموطأ رواية ابن القاسم رقم: 435

50- مسند احمد، مسند الصديقه عائشه، رقم: 26139

51- مسند احمد، مسند علي ابن ابي طالب، رقم: 581

52- صحیح مسلم، باب الطاعون والطيرة، رقم: 2219

53- سنن ابی داؤد، باب فی العدة، رقم: 4995

اچھی طرح ہاتھوں کو دھو لیا جائے تو انسانی صحت اور طہارت کے نقطہ نظر سے اس کے ہاتھ وائرس اور بیکٹیریا سے بالکل محفوظ ہوجاتے ہیں۔

چہرے، ناک اور منہ کی صفائی:

عمومی طور پر صحت مندرہنے اور وبائی امراض سے بچنے کے لیے منہ اور ناک کی صفائی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ان ہی کے ذریعے وائرس جسم کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ وضو میں ان کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ وضو کے دوران منہ اور ناک کے اندر اچھی طرح سے صفائی فرماتے تھے۔ غرارہ کرنے اور ناک کی اچھی طرح صفائی کرنے سے انسان کا ناک اور حلق اچھی طرح صاف ہوجاتا ہے۔ ساری میل کچیل، وائرسز اور دیگر امراض باہر آجاتی ہیں۔ حضور ﷺ سے نماز کے علاوہ بھی وضو کرنا ثابت ہے اس لیے ہم ان حالات میں نماز کے علاوہ بھی بار بار وضو کر سکتے ہیں اور بیماروں سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ اس طرح مسواک رسول اللہ ﷺ کی مستقل سنت ہے اور اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ اگر امت پر دشواری کا ڈر نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے لوگوں پر مسواک کو ضروری قرار دے دیتا۔ وضو کے علاوہ بھی مسواک کرنا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ میڈیکل سائنس کے ماہرین نے مسواک کرنے سے متعلق تحقیقات کی ہیں اور اسے انسانی صحت کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ منہ کی صفائی کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں۔ حضور ﷺ ہر وضو کے ساتھ، رات کو سوتے وقت، صبح کو بیدار ہوتے وقت، قرآن مجید کی تلاوت کے وقت اور اس کے علاوہ بھی کئی مرتبہ مسواک فرماتے تھے۔⁵⁴

مسواک کی جگہ لوگ برش اور ٹو پیسٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ یہ مسواک کا نعم البدل نہیں ہے کیونکہ ٹوتھ برش میں، باوجود دھونے کے، جراثیم موجود رہتے ہیں لیکن مسواک کے ریشے استعمال کے ساتھ ساتھ گرتے رہتے ہیں اور اس میں جراثیم جمع نہیں ہوتے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ صبر و استقامت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں، توبہ و استغفار، اپنے گناہوں پر خوب ندامت کے ساتھ اللہ کے سامنے گڑگرائیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے، نمازیں ادا کرنے، صدقہ و خیرات کی کثرت کا اہتمام کریں، درود شریف کا کثرت سے ورد کریں۔ ظاہری جسمانی طہارت کا خیال رکھیں خصوصاً ہاتھ، منہ، آنکھوں اور چہرے کو صاف رکھا جائے۔ بحیثیت مسلمان ان وباؤں سے بچنے کے لیے ظاہری جائز اسباب و تدابیر بھی اختیار کی جائیں۔ ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل کریں اور اس کے ساتھ اس حقیقی سبب کی طرف بھی متوجہ ہوں، اور اسی پر توکل کریں، ایسے وقت میں ثابت قدم رہیں، ایک دوسروں کو حوصلہ دیں، بے جا توہم پرستی کا شکار نہ ہوں۔ ان اعمال کے اہتمام سے ان شاء اللہ تعالیٰ کرونا وائرس اور تمام وبائی، روحانی اور جسمانی امراض سے اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے گا۔

علاج:

نیا کرونا وائرس 2019 کا ابھی تک کوئی علاج دریافت نہیں ہوا ہے البتہ وائرس کے خلاف پہلے سے موجود ویکسینز اور دوائیوں کا استعمال عمل میں لایا جا رہا ہے۔ چین میں ڈاکٹروں نے اس وائرس کے مریضوں پر پہلے سے موجود دوائیوں لوپیناویر (Lopinavir) اور ریٹوناویر (Ritonavir) کا استعمال شروع کر دیا ہے (Huang et al., 2020)۔ جس کے نتائج کے لئے ابھی بہت سا وقت درکار ہوگا کہ آیا کہ یہ موجودہ وائرس کو ختم کرنے میں کتنے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

چینی ماہرین کا کہنا ہے کہ کرونا وائرس کے خلاف فیوی پیراویر نامی ایک دوا مؤثر ثابت ہو رہی ہے، اس دوا کی اب تک کلینیکل آزمائش کی جارہی تھی۔ چین کی وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کے ایک عہدیدار زینگ شن من کا کہنا ہے کہ فیوی پیراویر نامی جاپانی اینٹی وائرل دوا کے اثرات چین کے شہروں ووبان اور شینزن میں کلینیکل ٹرائلز کے دوران حوصلہ افزا رہے ہیں۔ اور ڈاکٹرز کو توقع ہے کہ اس کے استعمال سے مریضوں میں وائرس کی نشوونما کی روک تھام ممکن ہے۔ اس دوا کو فیوجی فلم ٹویما کیمیکل نے 2014ء میں فلو کے لیے تیار کیا تھا۔

دوسری جانب امریکی شہر سینٹل میں واقع واشنگٹن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کرونا وائرس کی ویکسین کے تجربے کا آغاز کیا جاچکا ہے۔ اس ویکسین کی آزمائش 45 صحت مند انسانوں پر شروع ہو گئی ہے اور اس کے حتمی نتائج جاننے میں 12 سے 18 ماہ کا وقت لگے گا۔ اس کے بعد ہی یہ تعین کیا جاسکے گا کہ ویکسین وائرس کے خلاف کس حد تک مؤثر ہے۔ (WHO, 2020) اس حوالے سے امپیرل کالج لندن کے ڈاکٹر جان ٹریگانگ جو کہ انفیکشن ڈیزیز

کے ماہر ہیں، کا کہنا ہے کہ یہ ویکسین پہلے سے موجود ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اعلیٰ معیار کے مطابق تیار کی جاتی ہیں، جسے ہم جانتے ہیں کہ وہ انسانوں کے لیے محفوظ ہیں اور تجربے کے دوران ان لوگوں کو گہرائی سے مانیٹر کیا جاتا ہے جن پر ویکسین آزمائی جاتی ہے۔ (WHO, 2020)

خلاصہ:

کورونا وائرس کے بارے گمان یہی ہے کہ یہ جانوروں میں پائے جانے والا ایک وائرس ہے جو انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ اس وائرس کی اطلاع سب سے پہلے 7 جنوری 2020 کو چین کے محکمہ صحت نے دی۔ عالمی ادارہ صحت نے 31 دسمبر کو ہی چین کو اس خطرناک وائرس سے آگاہ کر دیا تھا۔ اس بیماری کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ ابتداء میں سردی، زکام، بخار، کھانسی یا سانس لینے میں تکلیف کا احساس ہوتا ہے، مگر جب یہ بیماری مریض کو پورے طریقے سے اپنے گرفت میں لے لیتی ہے تو وہ شخص نمونیا اور تنفس میں شدید دقت سے دوچار ہوجاتا ہے بعد ازاں گردے فیل ہونے سے اس کی موت واقع ہوجاتی ہے بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ وائرس، سانپ، چوہے، چمگاڑ، لومڑی اور مگر مچھ وغیرہ جیسے خبیث جانوروں کے کھانے سے پھیلا ہے، اور یہ ایک ایسی بیماری ہے جس کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا ہے البتہ اس پر تحقیق زور و شور سے جاری ہے۔ پریزیس علاج سے بہتر ہے لہذا کوئی بھی باشعور انسان پریزیس کی اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ کرونا ہو یا کوئی دوسرا وائرس ہو، انکے خلاف ابھی تک بیکنٹیریا کی طرح کوئی انٹی بائیوٹکس دریافت نہیں ہوا ہے، مطلب یہ ہے وائرل انفیکشنز کا علاج "پریزیس" ہی ہے۔ لہذا جتنے بھی احتیاطی تدابیر ہیں، ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ احتیاطی تدابیر میں "کھانے پینے سے پہلے اور بعد، واش روم کے استعمال سے پہلے اور بعد ہاتھوں کو اچھی طرح دھولینا، مسلسل اور مستقل طور پر جسم کے مختلف اعضاء (ہاتھ، پاؤں، ناک، چہرہ، کان، گلہ) کی صفائی کرنا، کھانے پینے کے اشیاء اور برتن ڈھانپ کر رکھنا، کھانے پینے کے حلال، پاک اور صاف چیزیں استعمال کرنا وغیرہ، بنیادی تدابیر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل دیکھتے تھے، تو فوراً مسجد نبوی ﷺ جاکر نفل، ذکر، استغفار اور دعائیں مانگتے تھے۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کے موقع پر بھی یہی عمل دہراتے تھے۔ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہی سبق دیا تھا کہ جب بھی کوئی مسئلہ ہو، تو مصلی اٹھا کر نماز میں اللہ تعالیٰ سے حل کروائیں۔ آج اگر کرونا وائرس کی صورت میں ایک عذاب نازل ہوا ہے تو مسلمان ہونے اور نبی کریم ﷺ کے پیرو کار ہونے کے ناطے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ موت کا ایک دن معین ہے، اگر وبا کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کو ترجیح دی، ذکر اذکار کی پابندی کی اور گھر میں بیٹھے رہے تو شہادت کی موت مرینگے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسری ظاہری احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنی ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کچھ بیماریاں متعدی ہوتی ہیں جن سے احتیاط برتنا ضروری ہوتا ہے۔ بطور مسلمان کسی کا بھی ایمان اور اللہ تعالیٰ پر یقین کمزور نہیں ہونا چاہئے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ از خود بیماری یا موت کو گلے لگانے کی کوشش کی جائے۔ موجود حالات میں کورونا وائرس سے دنیا بھر میں ہزاروں اموات ہو چکی ہیں اور ابھی تک صورت حال قابو میں نہیں ہے ایسی صورت میں لوگوں کا ڈرنا قدرتی امر ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو اطمینان اور دلاسا دیں اور اس سے بچاؤ کی روحانی اور ظاہری احتیاط و تدابیر اختیار کریں اور انہیں بتائیں کہ کورونا وائرس سے ڈرنا نہیں بلکہ اس سے لڑنا ہے۔

References

- de Groot, R. J., Baker, S. C., Baric, R. S., Brown, C. S., Drosten, C., Enjuanes, L., Fouchier, R. A., Galiano, M., Gorbalenya, A. E., Memish, Z. A., Perlman, S., Poon, L. L., Snijder, E. J., Stephens, G. M., Woo, P. C., Zaki, A. M., Zambon, M., & Ziebuhr, J. (2013). Middle East respiratory syndrome coronavirus (MERS-CoV): announcement of the Coronavirus Study Group. *Journal of virology*, 87(14), 7790–7792. <https://doi.org/10.1128/JVI.01244-13>
- Douglas, D. R., Richard, J. W., Frederick, G. H. (Editors). (2016). *Clinical Virology, 4th Edition*. Washington: ASM Press
- Huang, C., Wang, Y., Li, X., Ren, L., Zhao, J., Hu, Y., Zhang, L., Fan, G., Xu, J., Gu, X., Cheng, Z., Yu, T., Xia, J., Wei, Y., Wu, W., Xie, X., Yin, W., Li, H., Liu, M., Xiao, Y., Gao, M., Guo, L., Xie, J., Wang, G., Jiang, R., Gao, Z., Jin, Q., Wang, J., Cao, B. (2020). Clinical

- features of patients infected with 2019 novel coronavirus in Wuhan, China. *The Lancet*. Volume 395, Issue 10223, pp. 497-506 [https://doi.org/10.1016/S0140-6736\(20\)30183-5](https://doi.org/10.1016/S0140-6736(20)30183-5)
- Ji, W., Wang, W., Zhao, X., Zai, J., & Li, X. (2020). Cross-species transmission of the newly identified coronavirus 2019-nCoV. *Journal of medical virology*, 92(4), 433–440. <https://doi.org/10.1002/jmv.25682>
- Jonathan, M. R., Jessica, R. E. B., Derek, A. T. C., Antonia, H., Chris, P. J. (2020). Novel coronavirus 2019-nCoV: early estimation of epidemiological parameters and epidemic predictions. doi: <https://doi.org/10.1101/2020.01.23.20018549>
- Ksiazek, T. G., Erdman, D., Goldsmith, C. S., Zaki, S. R., Peret, T., Emery, S., Tong, S., Urbani, C., Comer, J. A., Lim, W., Rollin, P. E., Dowell, S. F., Ling, A. E., Humphrey, C. D., Shieh, W. J., Guarner, J., Paddock, C. D., Rota, P., Fields, B., DeRisi, J., ... SARS Working Group (2003). A novel coronavirus associated with severe acute respiratory syndrome. *The New England journal of medicine*, 348(20), 1953–1966. <https://doi.org/10.1056/NEJMoa030781>
- Sansa, N. A. 2019. The Correlation of Tanzania Public Debt Agriculture Sector and Poverty: Multi Linear Regression Evidence. *Electronic Research Journal of Social Sciences and Humanities*. Volume 1, Issue III, pp. 150-163
- Singh, J., Singh, J. (2020). Corona Virus and Its Impact on Society. *Electronic Research Journal of Social Sciences and Humanities*. Volume 2, Issue I, pp. 168-172
- Sullivan, R. (1872). *A Dictionary of Derivations; Or, An Introduction to Etymology –On a New Plan*. Sullivan Brothers. Dublin
- Sullivan, R. (1872). *A dictionary of derivations, or, An introduction to etymology, on a new plan*. 14th ed. rev. and improved Dublin: Sullivan Bros.
- WHO. (2003). Summary of probable SARS cases with onset of illness from 1 November 2002 to 31 July 2003. Retrieved January 19, 2020 from https://www.who.int/csr/sars/country/table2004_04_21/en/
- WHO. (2020). Novel coronavirus – China. Retrieved January 19, 2020 from <https://www.who.int/csr/don/12-january-2020-novel-coronavirus-china/en/>
- Zhou, P., Yang, X. L., Wang, X. G., Hu, B., Zhang, L., Zhang, W., Si, H. R., Zhu, Y., Li, B., Huang, C. L., Chen, H. D., Chen, J., Luo, Y., Guo, H., Jiang, R. D., Liu, M. Q., Chen, Y., Shen, X. R., Wang, X., Zheng, X. S., ... Shi, Z. L. (2020). A pneumonia outbreak associated with a new coronavirus of probable bat origin. *Nature*, 579(7798), 270–273. <https://doi.org/10.1038/s41586-020-2012-7>